HABIBIA ISLAMICUS
(The International Journal of Arabic & Islamic Research)
Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu)
ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)
Home Page: http://habibiaislamicus.com
Approved by HEC in Y Category
Indexing: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
PUBLISHER: HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,**
Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

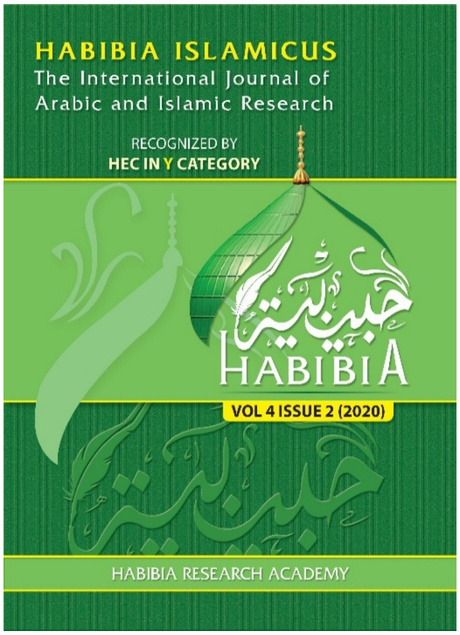

TOPIC:

ABROGATING OF SHARIA IN VIEW OF TORAH AND QUR'AN

نسخ شریعت تورات اور قرآن کی نظر میں

AUTHORS:

1. *Shams ul Haq, Research scholar, Department of Islamic Studies, Federal Urdu University. Email: Shams.dawa@gmail.com , Orcid ID: https://orcid.org/0000-0001-7709-5114*
2. *Prof. Dr. Abdul Ghafoor Baloch, Ex. Dean Faculty of Islamic Studies, FUUAST, Karachi. Email: draglashari@gmail.com , Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-2871-0421*

How to Cite: *Shams ul Haq, and Abdul Ghafoor Baloch. 2020. "URDU 9 ABROGATING OF SHARIA IN VIEW OF TORAH AND QUR'AN:* نسخ شریعت تورات اور قرآن کی نظرمیں*". Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research) 4 (2):115-22. https://doi.org/10.47720/hi.2020.0402u09.*
URL: http://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/136

Vol. 4, No.2 || July –December 2020 || P. 115-122
Published online: 2020-12-10

QR. Code

ABROGATING OF SHARIA IN VIEW OF TORAH AND QUR'AN

نسخ شریعت تورات اور قرآن کی نظر میں

Shams ul Haq,　*Abdul Ghafoor Baloch*

ABSTARCT

Abrogation is the basic dispute between Islam and Judaism. Jewish's point of view is that it is impossible to be abrogated the word of God. While Islamic resources claim it as a normal procedure of sharia. Jewish think that it's revealed in Torah that word of God can't be changed. While there are many quotes which we have quoted in this essay from Torah and Tanakh which clearly shows word of God was changed. Qur'an claims that it is a timely period of order which after its time has ended. And whatever new order replaces the previous order it's going to be whether better than previous order or same as previous order. When abrogation is a normal work and it has always happened new order replaces previous order. Same happens in sharia. Judaism was previous sharia which has been changed with Islam which is a better way of fulfilling the commandments of God.

KEYWORDS: *Abrogating, abrogating of Sharia, abrogating of sharia in Torah and Qur'an.*

تعارف: مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اسلام نے اپنے سے پہلے تمام مذاہب کو منسوخ کر دیا اب قیامت تک کے لئے طریق مستقیم اسلام ہے قیامت تک نبوت حضرت محمد ﷺ کی رہے گی اور راہنمائی کے لئے کتاب قرآن کریم ہے۔ یہود اپنے بعد کسی بھی شریعت کو تسلیم نہیں کرتے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ اگر شریعت موسیٰ کے بعد کوئی اور شریعت مانی جائے تو شریعت موسوی کو منسوخ ماننا پڑے گا حالانکہ اللہ کا کلام بدل نہیں سکتا۔ جب کہ اسلام کے نکتہ نظر سے نسخ ایک فطری عمل ہے جو کہ در حقیقت پہلے حکم کے وقت کے ختم ہونے کی نشاندہی کرنے والا نیا حکم ہوتا ہے۔ اور ایسا خود شریعت موسوی نے سابقہ شریعتوں کے ساتھ کیا اور شریعت محمدی کے نزول کے ساتھ ہی خود شریعت موسوی بھی منسوخ ہو گئی۔ اس موضوع پر تفصیلی بحث سے پہلے ہم نسخ کی تعریف جانتے ہیں۔

نسخ کے لغوی معنی: نسخ کے لغوی معنی مٹانا کے ہیں، تفسیر بیضاوی میں ہے کہ نسخ ایک جگہ سے تصویر اتار کر دوسری جگہ لگانے کو کہتے ہیں جیسا سورج سائے کو منتقل کرتا رہتا ہے۔(ALBEZAWI 1418H) جبکہ امام راغب اصفہانی کے نزدیک تصویر دوسری جگہ لگانا ضروری نہیں، صرف مٹادینے سے نسخ ہو جاتا ہے۔(ISFAHANI 1999) الناسخ والمنسوخ میں درج ہے کہ نسخ عربی کلام میں تین معنی میں مستعمل ہے۔(۱) ایک کتاب کو دیکھ کر دوسری کتاب میں ویسا ہی لکھنا جسے ہم نظیر قرار دے سکتے ہیں۔(۲) دوسرا استعمال نسخت الشمس الظل سورج کے سایہ ختم کرنے کے لئے ہوتا ہے اس صورت میں سورج کی روشنی سایہ کی جگہ لے لیتی ہے،(۳) نسخت الریح الاثار یعنی ہوا نے نشان مٹادیئے۔ اس صورت میں اس کا عوض بھی کچھ نہیں ہوتا۔(BASRI 1998)

نسخ کے اصطلاحی معنی: اور اصطلاح میں پہلے حکم کو دوسرے حکم سے تبدیل کر دینا یا پہلے حکم کو ختم کر دینے کا نام نسخ ہے۔ تفسیر مظہری میں ہے کہ نسخ دو چیزوں کا نام ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا اور دوسرا بالکل ختم کر دینا۔(ALMAZHARI 1412AH) جبکہ الناسخ والمنسوخ کے مصنف کے مطابق پہلے حکم شرعی کو دوسرے حکم شرعی کی وجہ سے ختم کر دینا نسخ کہلاتا ہے۔(BASRI 1998)

یہود کا دعوی: یہود کے مطابق اللہ کے کلام میں نسخ ممکن نہیں ہے۔لہذا یہ بات ناممکن ہے کہ بعد میں کوئی شریعت آکر شریعت موسوی کو منسوخ کر دے۔ کیونکہ اس سے اللہ کی بات میں تبدیلی کرنا لازم آئے گا۔ کہ خدا نے پہلے ایک شریعت مقرر کی اور پھر اس کو بدل دیا۔ (ALMAGRIBI 1990)

یہود کا نقلی استدلال: ان کا استدلال اس سلسلے میں تناخ کی ان عبارتوں سے ہے جو نیچے مذکور ہیں۔ "خدا جو کہتا ہے اس کو تو تبدیل نہ کرنا۔ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ تجھے پھٹکارے گا اور تجھے جھوٹا ظاہر کیا جائے گا۔"[i](CHIZKIA 1979) "نہ میں اپنے عہد کی بے حرمتی کروں گا نہ وہ کچھ تبدیل کروں گا جو میں نے فرمایا ہے۔"[ii](DAVID 1979) "میں تو ہمیشہ ہی خدا رہوں گا۔ جب میں کچھ کرتا ہوں تو میرے کئے ہوئے کو کوئی شخص بدل نہیں سکتا اور میری قوت سے کوئی بھی شخص کسی بھی شخص کو بچا نہیں سکتا۔"[iii](YASIYAH 1979)

یہود کا عقلی استدلال: تورات کے بعد نہ کوئی اور شریعت آسکتی ہے اور نہ ہی تورات کی شریعت منسوخ ہو سکتی ہے۔ اس سلسلے میں یہودیوں کا ایک اور استدلال یہ ہے کہ اگر بالفرض تورات کے بعد اگر کوئی کتاب آتی ہے تو یا تو وہ تورات کے احکام پر ہی مشتمل ہو گی یا اس میں کچھ اضافہ، کمی یا تبدیلی ہو گی۔ پہلی صورت میں تو تورات ہی کافی ہے اور نئی کتاب کا آنا بلا فائدہ ہو گا۔ دوسری صورت میں کلام اللہ میں نسخ ہو جائے گا جو کہ محال ہے۔(ALMAGRIBI 1990)

نقلی دلائل سے جواب: ہم اس کے جواب میں سب سے پہلے تناخ کی ہی کچھ عبارتیں پیش کرتے ہیں جو با قاعدہ وقوعِ نسخ پر دلالت کرتی ہیں۔ جیسا کہ دانیال نے کہا: "خدا کے نام کی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ستائش کرو۔ قوّت اور دانشمندی اسی کی ہے۔ 21 وہی وقتوں کو زمانوں کو تبدیل کرتا ہے۔ وہی بادشاہوں کو معزول اور قائم کرتا ہے۔ وہی حکیموں کو حکمت اور دانشمندوں کو دانشمندی عنایت کرتا ہے۔"[iv](DANIAL 1979)۔ اسی طرح یرمیاہ کی عبارت پیش ہے: "لیکن اس قوم کے لوگ بُرے کام کرنا چھوڑ سکتے ہیں۔ تب میں اپنے ارادہ کو بدل دوں گا۔ میں اس قوم پر مصیبت ڈھانے کا اپنے منصوبے کا ارادہ چھوڑ دوں گا۔ کبھی ایسا اور وقت آسکتا ہے جب میں کسی قوم کے بارے میں باتیں کروں۔ تب میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں اس قوم کی تعمیر کروں گا اور اسے قائم کروں گا۔ لیکن میں یہ دیکھتا ہوں کہ میری بات کو قبول نہ کر کے وہ قوم بُرا کام کر رہی ہے۔ تب میں اپنے فیصلہ کو بدل لوں گا اور اس قوم کے لئے اچھا نہ کروں گا۔ جیسا کہ میں نے اچھا کرنے کا منصوبہ پہلے بنایا تھا۔"[v](YARMIAH 1979)

"ہو سکتا ہے وہ میرے کلام کو سنیں اور اس کے تحت چلیں۔ ہو سکتا ہے وہ بری زندگی گذارنا چھوڑ دیں۔ اگر وہ بدل جائیں تو میں ان کو سزا دینے منصوبے کے بارے میں اپنے فیصلے کو بدل سکتا ہوں۔ میں ان کو سزا دینے کا اس لئے منصوبہ بنا رہا ہوں کیوں کہ انہوں نے بہت سے برے کام کئے ہیں۔"[vi](YARMIAH 1979)۔ "تم لوگوں کو اپنی زندگی بدلنی چاہیئے۔ تمہیں اچھے کام شروع کرنا چاہیئے۔ تمہیں خداوند اپنے خدا کی بات ماننی چاہیئے۔ اگر تم ایسا کروگے تو خداوند اپنا ارادہ بدل دے گا۔ خداوند وہ بری مصیبتیں نہیں لائے گا۔ جن کے ہونے کے بارے میں اس نے کہا۔"[vii](YARMIAH 1979)۔ "جب حزقیاہ شاہ یہوداہ تھا اور اس نے میکاہ کو نہیں مارا۔ یہوداہ کے کسی شخص نے میکاہ کو نہیں مارا۔ تم جانتے ہو حزقیاہ خداوند کا احترام کرتا ہے۔ خداوند کہہ چکا تھا کہ وہ یہوداہ کا برا کرے گا۔ لیکن حزقیاہ نے خداوند سے دعا کی اور خداوند نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ خداوند نے اس عذاب کو آنے نہیں دیا۔ اگر ہم لوگ یرمیاہ کو نقصان پہنچائیں گے تو ہم لوگ اپنے اوپر عظیم تباہی کو دعوت دیں گے۔"[viii](YARMIAH 1979)۔ "لوگوں نے جو باتیں کی تھیں انہیں خدا نے سنا۔ خدا نے دیکھا کہ لوگوں نے بُرے کام کرنا بند کر دیا ہے۔ اس لئے خدا نے اپنا ارادہ بدل لیا اور جیسا کرنے کا اس نے منصوبہ بنایا تھا ویسا نہیں کیا۔ خدا نے لوگوں کو سزا نہیں دی۔"[ix](YOUNUS 1979) ۔ "لیکن اب میں نے اپنا فیصلہ بدل دیا ہے اور اسی طرح میں نے یروشلم اور یہوداہ کے لوگوں کے ساتھ اچھائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس لئے ڈرو نہیں۔"[x](ZAKARIYAH 1979)

مذکورہ بالا تمام عبارتیں تناخ کے مختلف اجزاء سے لی گئی ہیں اور یہ سب واضح انداز میں اس بات پر دلالت کر رہی ہیں کہ خدائے تعالی نے اپنا حکم / فیصلہ بدلا۔

تطبیق: دونوں طرح کی عبارتوں میں تطبیق یوں دی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالی کے احکامات دو طرح کے ہیں مبرم اور معلق۔

حکم مبرم: وہ فیصلے ہیں جو بغیر کسی علت اور وجہ کے فیصلہ ہوتا ہے۔ یا جس کا اللہ تعالی نے نہ بدلنا طے فرمایا ہوا ہے۔ آپ کی پیش کی گئی آیت ان کے متعلق ہیں۔

حکم معلق: وہ فیصلے ہیں جو اللہ تعالی کی طرف سے حالات، وقت، کیفیت کے ساتھ معلق ہوتے ہیں، وہ خاص حالات، وقت، یا کیفیت ختم ہونے پر تبدیل ہو جاتے ہیں، اور ان کا تبدیل ہونا خود اللہ کے علم میں پہلے سے موجود ہوتا ہے۔ در حقیقت یہ حکم بدلتے نہیں ہیں بلکہ ان خاص حالات کے ساتھ ختم ہو جاتے ہیں اور نیا حکم اس کی جگہ پر آجاتا ہے۔ یہی معاملہ نسخ کے حکم میں پایا جاتا ہے۔

عقلی الزامی جواب: ۱۔ ہم یہ کہیں گے کہ شریعت موسی میں بعض وہی احکام ہیں جو پہلی شریعتوں میں تھے، تو کیا اس سے شریعت موسی یا تورات کا بے فائدہ ہونا ثابت ہوتا ہے؟ جیسا کہ ختنے کا حکم حضرت ابراہیمؑ کو ملا وہی حکم بعد میں حضرت موسی کو ملا وغیرہ۔

۲۔ بعض حکم جو پہلی شریعتوں میں مختلف تھے مگر موسی کی شریعت میں بدل گئے، تو کیا اس سے کلام اللہ کا تبدیل ہونا لازم نہیں آیا؟ بالفاظ دیگر یوں کہہ لیں کہ آیا تورات سے پہلے انبیاء حضرت آدم، نوح، ابراہیم، یعقوب وغیرہ کسی شریعت پر تھے یا نہیں تھے؟

جب وہ شریعت پر تھے اور وہ شریعت بھی اللہ کی طرف سے نازل کردہ تھی تو جب ان کے احکام منسوخ ہونا ثابت ہے تو تورات کی شریعت کیونکر منسوخ نہیں ہو سکتی؟

امثلہ: جیسے یہ مسلمہ ہے کہ حضرت آدمؑ کے وقت میں ایک وقت کے بہن بھائی کی دوسرے وقت کے بہن بھائی سے شادی جائز تھی۔ جو کہ بعد کی شریعتوں میں منسوخ ہو گئی۔

اسی طرح حضرت نوح کی شریعت میں تمام جانور حلال تھے۔ ملاحظہ ہو:"پہلے پہل تمہاری غذا کے لئے میں نے سبزی و نباتات کو دیا ہے۔ اور تمہارے لئے تمام جانور کو بطور غذا دیا ہے۔ بلکہ روئے زمین کی ہر چیز کو میں نے تمہاری خاطر ہی بنایا ہے۔"[xi] (MOSA, PEDAISH (EHAD NAMA QADEEM) 1979) لیکن بعد میں شریعت موسی میں جانوروں کے حلال حرام کے اصول آئے۔ اسی طرح پہلی شریعتوں میں دو بہنوں سے شادی کرنا جائز تھا: جیسا کہ حضرت یعقوب کے بارے میں پیدائش میں مذکور ہے کہ انہوں نے دو بہنوں سے شادی کی:"اس رات لابن نے اپنی بیٹی لیاہ کو یعقوب کے پاس بھیج دیا۔ اور یعقوب اس سے ہم بستر ہوئے۔ 24(لابن نے اپنی خادمہ زلفہ کو اپنی بیٹی کے لئے بطور خادمہ عطا کیا) 25 صبح جب یعقوب نے اٹھ کر دیکھا تو اس کے ساتھ لیاہ تھی۔ یعقوب نے لابن سے کہا، "تو نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔ جبکہ میں نے راخل سے شادی کرنے کے لئے بڑی محنت و مشقّت سے خدمت کی تھی۔ لیکن تو نے مجھے کیوں دھوکہ دیا؟" 26 لابن نے کہا، "ہمارے ملک میں یہ رواج ہے کہ بڑی بیٹی کی شادی ہوئے بغیر چھوٹی بیٹی کی شادی نہیں کی جاتی۔ 27 لیکن اس شادی کو ایک ہفتہ آگے بڑھادے تو میں تیری راخل سے بھی شادی کر دوں گا۔ بشرطیکہ اگر تو مزید سات برس تک میری خدمت کرے۔" 28 یعقوب نے یوں ہی ایک ہفتہ گزارا۔ تب لابن نے اپنی بیٹی راخل کے ساتھ اس کی شادی کر دی۔ 29(لابن نے اپنی خادمہ بلہاہ کو اپنی بیٹی راخل کے لئے بطور خادمہ دے دیا۔) 3 یعقوب راخل سے بھی ہم بستر ہوئے اور اس نے راخل سے محبت کی۔ جس کی وجہ سے وہ مزید سات برس تک لابن کی خدمت کرنے لگے۔"[xii] (MOSA, PEDAISH (EHAD NAMA QADEEM) 1979)۔ اس کے برخلاف تورات میں دو بہنوں کو جمع کرنا حرام قرار دیا گیا:"جب تک تمہاری بیوی زندہ ہے تمہیں اس کی بہن کو دُوسری بیوی نہیں بنانا چاہئے۔ یہ بہنوں کو ایک دوسرے کا دُشمن بنا دے گا۔ تمہیں اپنی بیوی کی بہن کے ساتھ جنسی تعلق قائم نہیں کرنا چاہئے۔"[xiii] (MOSA, AHBAR (EHAD NAMA QADEEM) 1979)

اسی طرح ہفتے کے دن کام کرنے کی پہلے ممانعت نہ تھی، صرف شریعت موسی میں یہ ممانعت آئی۔ "بنی اسرائیلیوں سے یہ کہو: 'تم لوگ میرے خاص سبت کے دن والے اُصولوں کی پابندی کروگے تمہیں یہ یقیناً کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ میرے اور تمہارے درمیان سبھی نسلوں کے لئے نشان ہو گا یہ تمہیں بتائے گا میں خداوند نے تمہیں خاص لوگوں میں بنایا ہے۔"[xiv] (MOSA, KHROJ (EHAD NAMA QADEEM) 1979)

ان تمام واقعات سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ حکم بدل سکتا ہے کیونکہ حکم کی میعاد اور وقت پورا ہو گیا۔

تحقیقی جواب: ان تمام صورتوں میں جو حکم بدلنا بظاہر معلوم ہو رہا ہے یہ دراصل تبدیل حکم نہیں بلکہ انتہائے حکم اول اور ابتدائے حکم ثانی ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے ایک ڈاکٹر مریض کو ایک دوائی لکھ کر دیتا ہے۔ اسی وقت اس کے ذہن میں یہ بات ہوتی ہے کہ یہ دوائی اس مریض کو مثلاً ایک ہفتہ استعمال کروانی ہے۔ اور ایک ہفتے کے بعد اس کی دوائی بدل کر یہ کر دینی ہے۔ یا فلاں وقت اس دوائی کو بند کر دینا ہے۔ تو یہ تمام صورتیں تبدیل حکم نہیں انتہائے حکم کی ہیں۔ اس موضوع پر نو مسلم یہودی عالم سموئیل اپنے انداز میں الزامی سوال کرتے ہیں جس کا حاصل درج ذیل ہے: اے یہودیو! جو آپ لوگ اپنے روزوں اور نمازوں میں الفاظ کہتے ہو کیا یہ وہی الفاظ ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ادا کرنا سکھائے؟ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت اپنی نمازوں میں یہی الفاظ کہتے تھے جو تم آج کہتے ہو۔ "**نقاع شوفار کادول تحیروتیئنووسانیس لقنوحینواوقبعنوبِأحدمسَاءرباع کنفوتھاأرض إن نوی قدشَیخاباروخ**"(ALMAGRIBI 1990) جس کا مطلب ہے کہ اے اللہ بڑا نرسنگا پھونک دے ہماری آزادی کے لئے، اور ہمیں دنیا کے تمام اطراف سے اکٹھا کر دے تیرے بیت المقدس میں، اے اپنی بکھری ہوئی اسرائیلی قوم کو جمع کرنے والے۔ یا بھلا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں یہ کہا جاتا ہو گا:

"**ھاشیب شوفطینواکباریشؤنا ویوعصینواکبتحلاوانبی إث یروشالامعین قدسخا بحیدنوا وناحمینوا بنیاناہ باروخ انا أذونای بؤي برشالایم**" (ALMAGRIBI 1990) جس کا مطلب ہے کہ ہمیں پہلے جیسے حکام اور مشیر عطا فرما، اور ہمارے زمانے میں یروشلم کو اپنے قدس کی بستی بنا اور ہمیں اس کی تعمیر کرنے کی عزت سے نواز، تو پاک ہے اے یروشلیم کو بنانے والے۔ یا یہ جملے خود اس بات پر دلالت کر رہے ہیں کہ انہیں اسرائیلی ریاست کے گرنے کے بعد تم نے خود گھڑ کر نماز میں ڈال دیا ہے؟ اسی طرح بیت المقدس کے جلائے جانے کا روزہ، بیت المقدس کے محاصرے کا روزہ، کیا یہ روزے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرض کئے یا کبھی حضرت موسیٰ نے رکھے یا حضرت موسیٰ کے خلیفہ یوشع نے کبھی رکھے یا ان کا حکم دیا یا یہ تمہارے خود کے گھڑے ہوئے ہیں؟ کیا یہ سب کام تورات نے فرض کئے یا بعد کے زمانوں میں آنی والی تبدیلیوں کی وجہ سے زیادہ کرنے پڑے؟ اگر یہود مانتے ہیں کہ بعد میں آنے والے کاموں کی وجہ سے اضافہ کرنے پڑے تو ہم کہیں گے یہ تو تم نے خود شریعت کو منسوخ کر دیا۔ اگر وہ کہیں کہ اس سے نسخ کیسے ثابت ہوتا ہے تو ہم کہیں گے کیا تورات کے یہ الفاظ نہیں ہیں: **لوثواسیفوعلی ھذا باراشیرانوخي فعوی اثخنیم وَلَونغیرعوممینو** (ALMAGRIBI 1990) جس کا مطلب ہے کہ جن باتوں کی میں تمہیں وصیت کر کے جاتا ہوں تم نہ تو ان پر کوئی اضافہ کرو اور نہ ہی اس میں سے کوئی کمی کرو۔ جب تم نے فرائض میں اضافہ کر دیا تو گویا کہ تم نے اس میں نسخ کر دیا۔

ایک اور استدلال: کیا یہ بات یہود میں مسلمہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے پہلوٹھوں کو قدس کی خدمت کے لئے چنا تھا۔ تو وہ

ا

کہ قوم بچھڑے کی عبادت میں لگی ہے تو میدان کے ایک کنارے پر کھڑے ہوئے اور پکارا کہ جو اللہ کے لئے ہیں (یعنی پہلوٹھے) وہ میرے پاس آجائیں، تو صرف بنو لاوی (حضرت ہارون کی اولاد) ہی آئی اور پہلوٹھے نہیں آئے، حالانکہ لفظ کے عموم سے تمام پہلوٹھے مراد تھے کیونکہ وہ خالص اللہ کے لئے ہیں، تو جب پہلوٹھوں نے حضرت موسیٰ کو شرمندہ کیا اور بنو لاوی نے حضرت موسیٰ کا ساتھ دیا تو اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ سے فرمایا: "**وإإقاح إث هلوييم تاحث كل بخور بني يسرايیل**"(ALMAGRIBI 1990) جس کا مطلب ہے کہ بنی لاوی کو بنی اسرائیل کے تمام پہلوٹھوں کے بدلے لے لو۔ تو اس آیت کے نازل ہونے کے بعد کیا اللہ تعالی نے پہلوٹھوں کی خصوصیت چھین کر بنی لاوی کو نہیں دے دی تو وہ اس کا انکار نہیں کر سکیں گے اور انہیں یا نسخ ماننا ہو گا یا بداء کے قائل ہوں گے۔

قرآن پاک کا واضح موقف: قرآن پاک کا نسخ کے بارے میں بڑا واضح موقف ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مدت کے لئے حکم طے فرمایا ہوا ہے جب وہ مدت پوری ہو جاتی ہے تو وہ حکم ختم ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ نیا حکم لے لیتا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: "ہر مدت کے لئے کتاب میں (حکم) ہوتا ہے، اللہ تعالی جو چاہیں، مٹاتے ہیں اور جو چاہتے ہیں، باقی رکھتے ہیں اور اللہ ہی کے پاس اصل کتاب ہے"[xv] اسی طرح دوسری جگہ یہ ارشاد فرمایا کہ پہلے حکم کے بعد جو دوسرا حکم آتا ہے وہ پہلے حکم سے یا تو بہتر ہوتا ہے یا پہلے جیسا ہوتا ہے سورہ بقرہ میں ارشاد باری تعالی ہے: "جو کوئی آیت بھی ہم مٹا دیتے ہیں یا بھلوا دیتے ہیں، ہم اس سے بہتر لاتے ہیں یا ویسی ہی لے آتے ہیں"[xvi] بنی اسرائیل پر حرام کئے جانے والی چیزوں کی وجہ اور بنی اسرائیل کے لئے ان کی حلت منسوخ کئے جانے کی وجہ سورۂ آل عمران میں یہ بیان فرمائی کہ یہ حضرت یعقوبؑ نے چونکہ اپنے اوپر حرام کئے تھے تو ان کی اقتداء میں بنی اسرائیل پر یہ چیزیں تورات نازل ہونے سے پہلے ہی حرام تھیں۔ تورات نے صرف موجود حکم کی وضاحت کی ہے: "سب کھانے حلال تھے بنی اسرائیل کے لئے سوائے ان کے جو اسرائیل (یعقوبؑ) نے اپنے اوپر خود حرام کئے تورات نازل ہونے سے پہلے۔ آپ کہیں کہ لے آؤ تورات، پڑھو اسے اگر تم سچے ہو"[xvii] اسی طرح بعض چیزیں یہودیوں کی سرکشی کی وجہ سے سزا کے طور پر ان پر حرام کی گئیں، جیسا کہ ارشاد ہے: "یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر پاکیزہ چیزیں حرام کر دیں جو کہ اصل میں ان پر حلال تھیں، اور اس وجہ سے بھی جو یہ اللہ کے راستے سے بہت روکتے تھے"[xviii]

خلاصہ: ان تمام آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ نسخ نہ صرف یہ کہ اللہ تعالی کے حکم کا ایک حصہ ہے بلکہ عام طور پر معمول بہ ہے۔ ان آیت سے حاصل ہونے والے نتائج درج ذیل ہیں۔

1. ہر حکم کی اللہ کے علم میں ایک مدت مقرر ہے۔ دوسرے لفظوں میں حکم ایک خاص وقت کے لئے دیا جاتا ہے۔
2. جب کوئی حکم ختم کیا جاتا ہے تو دوسرا حکم پہلے کی جگہ لے لیتا ہے۔
3. ہر بعد والا حکم پہلے سے بہتر ہو گا یا کم از کم پہلے کے برابر ہو گا۔
4. نسخ پہلی امتوں میں واقع ہوتا آیا ہے۔

.5　بنی اسرائیل پر کچھ حلال چیزیں ان کی غلط حرکتوں کی وجہ سے بطور سزا حرام کی گئیں، ورنہ در حقیقت وہ پاکیزہ چیزیں تھیں۔

.6　بنی اسرائیل پر کچھ چیزیں حضرت یعقوبؑ کی نذر کی وجہ سے حرام ہوئیں، جو در حقیقت حلال تھیں۔

رہی یہ بات کہ قرآن پہلی شریعتوں کا ناسخ ہے اس کے دلائل درج ذیل ہیں: "اور جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا کہ کیونکہ میں نے تمہیں کتاب اور حکمت دی پھر تمہارے پاس رسول آئے جو اس کی تصدیق کرے جو تم لے کر آئے ہو البتہ تم ضرور اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا، کہا کیا تم اس بات کا اقرار کرتے اور اس پر میرا وعدہ لیتے ہو، تو انہوں نے کہا کہ ہم نے اقرار کیا تو اس نے کہا گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں"[xix] اسی طرح حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے۔"وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْكَانَ مُوسَى حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي»[xx] مفہوم یہ ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر موسیٰ علیہ السلام خود بھی زندہ ہوتے تو ان کی نجات میری اقتداء میں ہی ہوتی۔ اس طرح کے اور بہت سے دلائل ہیں جو یہ بات واضح کرتے ہیں کہ شریعت محمدیہ سابقہ تمام شرائع کے لئے ناسخ ہے۔

حواشی

---

[i] عہد نامہ قدیم: کتاب امثال: باب ۳۰، آیت نمبر ۶

[ii] عہد نامہ قدیم، کتاب زبور، باب ۸۹، آیت ۳۴

[iii] یسعیاہ: باب ۳۴ آیت نمبر 13

[iv] دانیال، باب ۲، آیت نمبر ۲۱، ۲۰

[v] یرمیاہ، باب ۱۸، آیت نمبر ۸۔۱۰

[vi] یرمیاہ، باب، ۲۶، آیت نمبر ۳

[vii] یرمیاہ باب ۲۶، آیت نمبر ۱۳

[viii] یرمیاہ باب ۲۶، آیت نمبر ۱۹

[ix] یونس باب ۳، آیت نمبر ۱

[x] زکریا، باب، ۸ آیت نمبر ۱۵

[xi] پیدائش، باب ۹، آیت نمبر ۳

[xii] پیدائش باب ۲۹، آیت نمبر ۲۳۔۳۰

[xiii] احبار، باب، ۱۸ آیت نمبر ۱۸

[xiv] خروج، باب نمبر ۱۶، آیت نمبر ۱۳

[xv] سورۃ الرعد، آیت نمبر ۳۸۔۳۹

[xvi] سورہ بقرہ آیت نمبر ۶۱

[xvii] سورہ آل عمران، آیت نمبر ۹۳

[xviii] سورہ نساء آیت نمبر ۱۶۰

[xix] سورہ آل عمران، آیت نمبر ۸۱

[xx] ابن ابی شیبہ، مصنف ابن ابی شیبہ: رقم الحدیث: ۲۶۴۲۱ و بمعناہ فی مسند احمد و ابن حبان و غیر ذلک

BIBLIOGRAPHY

ALBEZAWI, NASIRUDIN ABU SAEED ABDULLAH1418 .H *.ANWARUTANZEEL WA ISRARUTAWEEL* .BEROT: DAR O EHYA ETURAS IL ARBI.
ALMAGRIBI, ALSAMWAL BIN YAHYA .1990 *.IFHAM UL YAHOOD* .BEROT: DAR UL JEEL.
ALMAZHARI, SANAULLAH1412 .AH *.TAFSEER E MAZHARI* .PAKISTAN: MAKTABA RASEDIA.
BASRI, QATADA .1998 *.ANASIKH WAL MANSOOKH* .MOASISATULRISALA.
CHIZKIA .1979 *.AMSAL (EHAD NAMA QADEEM .(*LAHOOR: BIBLE SOCIETY ANAR KALI ROAD.
DANIAL .1979 *.DANIYAL (EHAD NAMA QADEEM .(*LAHOOR: BIBLE SOCIETY ANAR KALI ROAD.
DAVID, KING .1979 *.ZABOOR (EHAD NAMA QADEEM .(*LAHOOR: BIBLE SOCIETY ANAR KALI.
ISFAHANI, RAGIB .1999 *.TAFSEER RAGIB ISFAHANI* .RIYADH: DARUL WATAN.
MOSA .1979 *.AHBAR (EHAD NAMA QADEEM .(*LAHOOR: BIBLE SOCIETY.
.1979 *.—KHROJ (EHAD NAMA QADEEM .(*LAHOOR: BIBLE SOCIETY.
.1979 *.—PEDAISH (EHAD NAMA QADEEM .(*LAHOOR: BIBLE SOCIETY.
YARMIAH .1979 *.YARMIAH(EHAD NAMA QADEEM .(*LAHOOR: BIBLE SOCIETY ANAR KALI ROAD.
YASIYAH .1979 *.YASIYAH* .LAHOOR: BIBLE SOCIETY ANAR KALI ROAD.
YOUNUS .1979 *.YOUNUS) EHAD NAMA QADEEM .(*LAHOOR: BIBLE SOCIETY.
ZAKARIYAH .1979 *.ZAKARIYAH (EHAD NAMA QADEEM .(*LAHOOR: BIBLE SOCIETY.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.